سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مصنفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا

السید علی نقی النقوی مجتہد

طاب ثراہ

- نام کتاب : شہید انسانیت
- مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولینا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ
- تعداد اشاعت : ایک ہزار
- سن اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ - اگست ۱۹۸۸ء
- طباعت : ہندستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ
- [illegible] ... طاہر۔ ڈیزائن ہاؤس خریجی، دہلی
- ناشر : [illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)
- پینتیس ۳۵ روپے





## سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر :-
آرام گاہ سید العلماء۔ عبد العزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ :
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

لیے نشانِ راہ اور مومنین کی اُمیدوں کا مرکز ہیں سفر میں جلدی نہ کیجئے میں خود اس خط کے پیچھے آرہا ہوں۔ عون و محمد یہ خط لے کر امام کے قافلہ سے راستے میں جاکر ملحق ہوئے۔ اس کے بعد عبداللہ بن جعفر، حاکم مدینہ عمرو بن سعید بن العاص کے پاس گئے اور اُس سے گفتگو کرکے ایک امان کا پروانہ امام حسینؑ کے لیے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے (۱) عبداللہ کی خواہش کے مطابق عمرو بن سعید نے اُس پر مہر کی اور اپنے بھائی یحییٰ بن سعید کو عبداللہ کے ساتھ کیا۔ عبداللہ یحییٰ کے ساتھ اس تحریر کو لیے ہوئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور راستے میں امام سے ملحق ہوکر تحریر آپ کے سامنے پیش کی۔ آپ خوب جانتے تھے کہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے خلاف ایک مقامی حاکم کے امان نامہ کی کیا وقعت ہے۔ آپ نے عبداللہ بن جعفر کی رائے سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ مجھے اب یہاں قیام کرنا مناسب نہیں ہے اور عمرو بن سعید کے نام اس تحریر کا جواب لکھکر اُن کے سپرد کیا۔ (۲) عبداللہ کچھ مجبوریوں کی وجہ سے اس سفر میں ساتھ نہ جا سکتے تھے۔ انھوں نے عون و محمد کو حضرت کے ساتھ رہنے کی ہدایت کی اور خود مدینہ واپس ہوئے (۳)

**(۳) ذاتِ عراق** شیخ مفیدؒ نے عبداللہ بن جعفر اور یحییٰ بن سعید کی واپسی کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ تیزی کے ساتھ عراق کی سمت راہ قطع کرتے رہے یہاں تک کہ ذاتِ عرق میں پہنچ کر قیام فرمایا (۴)

**(۴) بطن الرمہ اور حاجر** "بطن الرمہ" ایک وادی کا نام تھا جس کے ایک مقام کا نام "حاجر" ہے۔ اس منزل سے آپ نے قیس بن مسہر کو جو اہل کوفہ کے فرستادہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے اہل کوفہ

---

(۱) عمرو بن سعید مکہ اور مدینہ کا مشترک حاکم تھا۔ بظاہر جس وقت امام روانہ ہوئے اُس وقت عمرو بن سعید اور اُس کا بھائی یحییٰ بن سعید دونوں مکہ میں موجود تھے اور یحییٰ کی قیادت میں ایک دستے نے آکر امام کا راستہ روکا۔ اس کے بعد امام عراق کے راستے پر روانہ ہوئے اور یہ دونوں مدینہ چلے گئے وہاں عبداللہ بن جعفر نے عمرو بن سعید سے ملاقات کرکے یہ خط حاصل کیا اور یحییٰ بن سعید کے ساتھ امام سے منزل تنعیم پر آکے ملاقات کی (۲) طبری ج ۶ ص ۲۱۹ ارشاد ص ۲۳۰ (۳) ارشاد ص ۲۲۹

کے نام خط دے کر روانہ فرمایا (۱) اس خط کا مضمون یہ تھا! "یہ خط ہے حسینؑ بن علیؑ کا برادران ایمانی واسلامی کے نام۔ بعد سلام اور حمد الہیٰ کے معلوم ہو کہ مسلم بن عقیل کے خط سے مجھے تمہارے حالات کی درستی اور میری نصرت پر تم لوگوں کی ہم آہنگی کا علم ہوا جس پر میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ ہمارے معاملہ کو بہترین صورت پر انجام تک پہنچائے اور تم کو اس کے متعلق بہترین اجر عطا فرمائے۔ میں مکہ معظمہ سے روز شنبہ ۸ ذی الحجہ کو روانہ ہو گیا ہوں جب میرا خط تمہیں پہنچے تو انتظامات مکمل اور تیزی سے اپنا نظام درست کر لینا کیونکہ چند ہی روز میں میں تمہارے یہاں پہنچنے والا ہوں۔ انشاء اللہ والسلام (۲)

بعض کا قول ہے کہ اس خط کو عبداللہ بن یقطر کے ہاتھ بھیجا تھا (۳)۔

اس خط کے مضمون اور نوعیت سے صاف ظاہر ہے کہ مکہ سے نکلنے کے بعد یہ سب سے پہلی ایسی منزل تھی جہاں اطمینان کی سانس لی جا سکتی تھی۔ ورنہ اس خط کو پہلے ہی روانہ کر دیا جاتا۔

قیس اس خط کو لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے مگر جب قادسیہ پہنچے تو حصین کی فوج نے گرفتار کر لیا اور انھیں ابن زیاد کے پاس بھیج دیا ابن زیاد نے کہا کہ اگر جان بچانا چاہتے ہو تو منبر پر جا کر حسین بن علی کے خلاف تقریر کرو اور ان کی مذمت بیان کرو۔ قیس یہ سن کر منبر پر چلے گئے۔ مجمع ہمہ تن گوش تھا کہ دیکھیں۔ حسینؑ کا قاصد حسینؑ کے خلاف کیا کہتا ہے مگر انھوں نے مقصد امام کی اشاعت کا یہ ایک ممکن موقع پیدا کیا تھا۔ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد مجمع کو مخاطب کیا اور کہا:۔

"ایہا الناس! اس وقت خلق خدا میں بہترین شخص حسینؑ بن علیؑ ہیں

---

(۱) الاخبار الطوال ص۲۴۵ (۲) الاخبار الطوال ص۲۴۵ طبری ج ۵ ص۲۲۳ ارشاد ص۲۰۳ (۳) ارشاد ص۲۰۳

جو رسولؐ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے فرزند ہیں۔ میں انھیں کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کی نصرت کے لیے قدم آگے بڑھاؤ اور اُن کی آواز پر لبیک کہو"۔ ابن زیاد غضبناک ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ انھیں قصر کے اوپر سے زمین پر گرا دو۔ بیرحموں نے انھیں نیچے گرادیا جس سے اُن کے اعضاء جکنا چور ہو گئے (۱)

جب آپ اس منزل سے آگے بڑھے تو ایک چشمہ پر عبداللہ بن مطیع سے ملاقات ہوئی جو عراق سے واپس ہو رہے تھے۔ انھوں نے بھی آپ سے مکہ چھوڑنے کا سبب دریافت کیا اور اہل کوفہ کی دعوت کا حال سن کر دوسرے تمام مشورہ دینے والوں کی طرح آپ کے کوفہ جانے سے اختلاف کیا (۲)

**(۵) فرود** اِس منزل سے قریب جو چشمہ تھا اُس پر زہیر بن القین کا خیمہ نصب تھا۔ یہ حج کر کے مکہ سے واپس ہوئے تھے اور کوفہ جا رہے تھے (۳) شروع میں ان کو خاندانِ رسول سے کوئی عقیدت نہ تھی بلکہ عام طور پر وہ اہل شام کے ہم عقیدہ سمجھے جاتے تھے جس کو اُس زمانہ میں "عثمانی" مسلک کہا جاتا تھا۔ مگر امام حسینؑ کی نباض فطرت بصیرت اُن کی باطنی استعداد کو دیکھ رہی تھی۔ آپ نے اُن کے پاس پیغام بھیجا کہ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں، خاندان رسولؐ سے جو وحشت عام طور سے اس گروہ میں پیدا کر دی گئی تھی اُس کی بناء پر انھوں نے ملنے سے انکار کر دینا چاہا مگر ان کی بیوی نے جو ان کے ساتھ تھیں کہا کہ واہ کیا

(۱) الاخبار الطوال ص۲۴۵ ارشاد ص۲۳ (۲) الاخبار الطوال ص۲۴۶ طبری ج ۶ ص۲۱۴
(۳) الاخبار الطوال ص۲۴۶ طبری ج ۶ ص۲۲۴